بسم الله الرحمن الرحيم

تاریخ: ۲۸جون ۲۰۱۳ء

سنت اللہ

ذات باری تعالیٰ کے مقدس افعال، مقدرات اور اظہار سے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات

۱۵۳۔ ''ہمیشہ سے سنت اللہ اسی طرح پر چلی آئی ہے۔ جب بنی اسرائیل نے خدا تعالیٰ کی نافرمانی اختیار کی اور اُس نے گناہ کیا۔ خدا تعالیٰ نے اُس قوم کو ہلاک کیا حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پیغمبر اُن میں موجود تھے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ گناہ سے سخت بیزار اور متنفر ہے وہ کبھی پسند نہیں کرسکتا کہ ایک شخص بغاوت کرے اور اُس کو سزا نہ دی جاوے'' (ملفوظات جلد۴۔ ص۱۴۶)

۱۵۴۔ ''میں نے کبھی نہیں سنا اور نہ کوئی کتاب گواہی دیتی ہے کہ کبھی کوئی نبی بھوکا مرا ہو یا اُس کی اولاد دروازوں پر بھیک مانگتی پھرتی ہو۔ ہاں دنیا کے ملوک اور امراء اور اغنیا کا یہ بُرا حال اکثر سنا گیا ہے کہ اُن کی اولاد نے در بدر ٹکڑے مانگے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی سنت مُستمرہ ہے کہ کبھی کوئی کامل مومن بستر نرم سے خاکستر گرم پر نہیں بیٹھا اور نہ اُسکی اولاد کو روز بد دیکھنا نصیب ہوا'' (ملفوظات جلد۴۔ ص۳۰۴)

۱۵۵۔ ''تقویٰ اور نیکی کے حصول کیلئے تدابیر کی جُستجو میں لگے رہنا یہ بھی ایک عبادت ہے اور جب انسان اس کوشش میں لگا رہتا ہے تو عادت اللہ یہی ہے کہ اُس کے لئے کوئی نہ کوئی راہ کھول دی جاتی ہے'' (ملفوظات جلد۴۔ ص۲۰۱)

۱۵۶۔ ''اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں عجیب عجیب قسم کی مخلوق دیکھی جاتی ہے۔ عجائب خانہ میں جا کر بعض جانور اس قسم کے دیکھے گئے ہیں کہ گویا وہ ایک خوبصورت چھینٹ ہیں۔ ان ساری باتوں پر نظر کر کے معلوم ہوتا ہے کہ رنگینی خلق خدا تعالیٰ کی عادت ہے'' (ملفوظات جلد۴۔ ص۴۵۵)

۱۵۷۔ ''اللہ تعالیٰ کی یہ قدیم سے عادت ہے کہ نبی کے اخلاق، عادات اور توجہ کسی اور کو بھی دیئے جاتے ہیں جو اُس کی اتباع میں اُسکی محبت میں کامل طور پر فنا ہو گیا ہو اور ظلی طور پر اُس کے کمالات اور خوبیوں کو اپنے اندر جذب کرتا ہو اس صورت میں اُس نبی کا حلیہ جو اُسکو دیا جاتا ہے اُس وقت اُس کا نام اُس نبی کا ہوتا ہے'' (ملفوظات جلد۴۔ ص۴۷۲)

۱۵۸۔ ''اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ سے یہی عادت چلی آئی ہے کہ جب کوئی مامور اور مرسل اُس کی طرف سے آتا ہے تو اولاً اُس کی جماعت میں ضعفاء اور غرباء ہی آتے ہیں۔ بادشاہوں یا امراء کو توجہ نہیں ہوتی ہے اور آخر اللہ تعالیٰ غرباء کی جماعت کو ہر قسم کی ترقیاں دے دیتا ہے'' (ملفوظات جلد۴۔ ص۴۷۷)

۱۵۹۔ ''خدا تعالیٰ کی عادت نہیں کہ کسی ایک شخص کے واسطے کوئی امر مخصوص کر دے۔ ایک امر مخصوص کے ساتھ تو کوئی نبی بھی نہیں آیا۔ اس طرح

سے تو وہ شخص معبود بن جاتا ہے'' (ملفوظات جلد۴۔ ص۵۰۹)

۱۶۰۔ ''خدا تعالیٰ کی سنت یہی ہے کہ ابتلاء آئیں اور متقی لوگ اس ابتلاء کے وقت بچ رہتے ہیں'' (ملفوظات جلد۴۔ ص۵۰۹)

۱۶۱۔ ''یہ بھی میں دیکھتا ہوں کہ اولیاء اللہ میں کسی ایسی بات کا ہونا بھی سنت اللہ میں چلا آتا ہے جیسا کہ خوبصورت بچے کو جب ماں عمدہ لباس پہنا کر باہر نکالتی ہے تو اس کے چہرے پر ایک سیاہی کا داغ بھی لگا دیتی ہے تا کہ وہ نظر بد سے بچا رہے۔ ایسا ہی خدا بھی اپنے پاکیزہ بندوں کے ظاہری حالات میں ایک ایسی بات رکھ دیتا ہے جس سے بدلوگ اس سے دور رہیں اور صرف نیک لوگ اس کے گرد جمع رہیں۔ سعید آدمی چہرے کی اصلی خوبصورتی کو دیکھتا ہے اور شقی کا دھیان اُس داغ کی طرف رہتا ہے'' (ملفوظات جلد۴۔ ص۵۲۵)

۱۶۲۔ ''یہ سنت اللہ ہے کہ جس قدر ماموردنیا میں آتے ہیں یہ ضروری نہیں سمجھا جاتا کہ اُن کے ہی زمانہ میں پوری تکمیل ہو جاوے۔ بلکہ بہت سے امور ایسے ہوتے ہیں کہ اُنکے متبعین کے ہاتھوں سے پورے ہوتے ہیں'' (ملفوظات جلد۴۔ ص۵۷۴)

۱۶۳۔ ''احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون (العنکبوت ۳) یعنی کیا یہ لوگ گمان کر بیٹھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اتنا ہی کہنے پر راضی ہو جاوے اور یہ لوگ چھوڑ دیئے جاویں کہ وہ کہہ دیں ہم ایمان لائے اور اُن کی کوئی آزمائش نہ ہو۔ یہ امر سنت اللہ کے خلاف ہے کہ پھونک مار کر ولی اللہ بنا دیا جاوے'' (ملفوظات جلد۴۔ ص۶۴۲)

۱۶۴۔ ''بعض لوگ یہ خواہش رکھتے ہیں کہ اُن کے مانگے ہوئے معجزات اُن کو دکھائے جائیں۔ یہ درست نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت نہیں۔ جس حد تک خدا تعالیٰ کا قانون قدرت تشفی دینے کا ہے اگر اُس حد تک تشفی نہ ہو جائے تو پھر مواخذہ کے لائق انسان ہو جاتا ہے''
(ملفوظات جلد۵۔ ص۱۷)

۱۶۵۔ ''خدا تعالیٰ کی یہ سنت نہیں کہ وہ انسان کی طرح کسی کو اپنا چہرہ دکھائے بلکہ وہ زبردست نشانات کیساتھ اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے''
(ملفوظات جلد۵۔ ص۵۳)

۱۶۶۔ ''سنت اللہ اسی طرح جاری ہے کہ جب خزاں کا وقت آتا ہے تو درختوں کے پتے گر جاتے ہیں نہ پھل ہوتا ہے نہ پھول نہ خوشبو بلکہ خوشبو کی جگہ بدبو ہوتی ہے اور خوبصورتی کی بجائے بدصورتی ہوتی ہے لیکن پھر یک دفعہ جب بہار کا موسم آتا ہے تو پھر تدریجی طور پر سب کچھ بحال ہو جاتا ہے۔ یہی سلسلہ روحانی عالم میں ہے'' (ملفوظات جلد۵۔ ص۹۹)

۱۶۷۔ ''قدیم سے سنت اللہ اسی طور پر جاری ہے کہ جب عذاب الٰہی آتا ہے تو بدوں کے ساتھ جو نیک ملے جلے ہوتے ہیں اُن میں سے بھی بعض کو لپیٹتا ہے۔ پھر اُن کا حشر اپنے اپنے اعمال کے مطابق ہوتا ہے'' (ملفوظات جلد۵۔ ص۱۷۶)

۱۶۸۔ ''عادت اللہ اسی طرح پر ہے کہ جس سلسلہ کو خدا تعالیٰ خود قائم کرتا ہے اُس کی سب سے زیادہ مخالفت ہوتی ہے۔ جس سلسلہ کی مخالفت نہ ہو یا اگر ہو بھی تو بہت کم ہو وہ سلسلہ سچا سلسلہ نہیں ہوتا۔ سچے سلسلہ کی سچائی کا ایک بڑا نشان یہ بھی ہے کہ اُس کی بہت مخالفت ہو''
(ملفوظات جلد۵۔ ص۲۵۴)

۱۶۹۔ ''سنت اللہ اسی طرح سے ہے کہ کام تو وہ خود کرتا ہے مگر اپنی حکمت سے اسباب کا ایک سلسلہ بھی قائم کر دیا ہوا ہے'' (ملفوظات جلد۵۔ ص۲۵۹)

۱۷۰۔ ''یہ سنت اللہ ہے کہ ابرار اخیار کے واسطے بڑے بڑے بدکار اور بدمعاش آدمی بھی بچائے جاتے ہیں۔ یادرکھو کچھ نہ کچھ نیک لوگ بھی ضرور مخفی ہوتے ہیں اگر سب ہی برے ہوں تو پھر دنیا ہی تباہ ہو جاوے'' (ملفوظات جلد۵۔ ص۳۱۳)

۱۷۱۔ ''یہی سنت اللہ ہے اور جب سے دنیا پیدا ہوئی اور انبیاء کا سلسلہ شروع ہوا بغیر دکھ اور تکالیف کے برداشت کرنے کے خدا تعالیٰ راضی نہیں ہوا کرتا اور نہ ہی دین حاصل ہوتا ہے'' (ملفوظات جلد۵۔ ص۳۳۱)

۱۷۲۔ ''یادرکھو اللہ تعالیٰ رحیم کریم ہے اُس پر بدظنی نہیں کرنی چاہیئے۔ جو اسکی سنت کو نگاہ میں رکھے گا اور اُس کیلئے دکھ اور تکالیف کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاوے گا وہ ضرور کامیاب ہوگا۔ اگر اُسکے بتائے ہوئے راستہ پر نہیں چلے گا اور بخل سے کام لے گا تو رہ جاوے گا''
(ملفوظات جلد۵۔ ص۳۳۲)

۱۷۳۔ ''مخالفت سے ڈرنا نہیں چاہیئے بلکہ اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ یہی قدیم سے سنت چلی آتی ہے جب کبھی کوئی نبی پیدا ہوتا ہے لوگ اسکی مخالفت شروع کرتے ہیں سبّ وشتم سے کام لیتے ہیں۔ اسی ضمن میں کتابوں کے دیکھنے اور صحیح حالات کے سننے اور معلوم کرنے کا بھی اُنکو موقع مل جاتا ہے'' (ملفوظات جلد۵۔ ص۳۵۸)

۱۷۴۔ ''یہ اُسکی سنت ہے کہ کچھ مدت تک وحی الٰہی بڑے زور سے اور پے درپے ہوتی ہے اور کچھ دنوں تک اُسکا سلسلہ بند رہتا ہے اور پھر شروع ہو جاتا ہے اور اس کی بھی وہی مثال ہے جو دن اور رات کے آگے پیچھے آنے کی ہے'' (ملفوظات جلد۵۔ ص۳۷۰۔۳۷۱)

۱۷۵۔ ''جب انسان کوئی فعل کرتا ہے تو سنت اللہ اسی طرح سے ہے کہ اس فعل پر ایک فعل خدا تعالیٰ کی طرف سے سرزد ہوتا ہے۔ جیسے اس شخص نے بدقسمتی سے جب چاروں دروازے بند کر دیئے تھے تو اس پر خدا تعالیٰ کا فعل یہ تھا کہ اُس مکان میں اندھیرا ہی اندھیرا ہو گیا۔ غرض اس اندھیرا کرنے کا نام خدا کا غضب ہے'' (ملفوظات جلد۵۔ ص۳۸۸)

۱۷۶۔ ''اگر ایمان لانے کے بعد آسائش کی زندگی آجاوے تو اندیشہ کرنا چاہیئے کہ میرا ایمان صحیح نہیں۔ کیونکہ یہ سنت اللہ کے خلاف ہے کہ مومن پر ابتلاء نہ آئے'' (ملفوظات جلد۵۔ ص۴۴۴)

۱۷۷۔ ’’خدا تعالیٰ کی یہ عادت نہیں کہ ہر ایک دعا قبول کرے۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسا کہیں نہیں ہوا۔ ہاں مقبولوں کی دعائیں بہ نسبت دوسروں کے بہت قبول ہوتی ہیں خدا کے معاملہ میں کسی کا زور نہیں‘‘ (ملفوظات جلد ۵۔ ص ۴۶۴)

۱۷۸۔ ’’اللہ تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حق و باطل میں خلط ہو اور حق دنیا پر مشتبہ رہے اسی واسطے اُس کی سنت ہے کہ وہ تازہ بتازہ نشانات سے امر حق کا ہمیشہ اظہار کرتا رہا ہے‘‘ (ملفوظات جلد ۵۔ ص ۵۶۰)

۱۷۹۔ ’’خدا تعالیٰ کا ہمیشہ سے یہ قانون چلا آتا ہے کہ جب دنیا فسق و فجور اور گناہ سے پُر ہو جاتی ہے اور ہر قسم کے مفاسد دنیا میں پھیل جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ اپنی طرف سے ایک روحانی سلسلہ قائم کر کے زمانہ کی اصلاح کرتا ہے مگر وہ جو کہتا ہے کہ مجھے اس کی کیا ضرورت ہے گویا وہ خدا کے قانون کو بدلنا چاہتا ہے ایسے لوگوں سے تو یہ بھی خوف ہے کہ ایک دن اسلام سے بھی انکار کر دیں‘‘ (ملفوظات جلد ۵۔ ص ۵۶۹)

۱۸۰۔ ’’یہ خدا تعالیٰ کا اٹل قانون ہے لن تجد لسنة الله تبديلا (الفتح ۲۴) اور اُس کا قانون جو جذب فضل کے واسطے ہمیشہ سے مقرر ہے وہ یہی ہے کہ اتباع رسول اللہ ﷺ کی جاوے‘‘ (ملفوظات جلد ۵۔ ص ۵۷۳)

۱۸۱۔ ’’یہ عادت اللہ ہے کہ جس طرح سے وہ جسمانی سلسلے کی پرورش اور تربیت کرتا ہے اور گذشتہ پرورش کافی نہیں ہوتی اسی طرح سے روحانی سلسلہ کا حال ہے اور روحانی جسمانی دونو سلسلے پہلو بہ پہلو چلتے ہیں‘‘ (ملفوظات جلد ۵۔ ص ۶۲۰)

۱۸۲۔ ’’خدا تعالیٰ کی یہ قدیم سے عادت چلی آئی ہے کہ جب دنیا میں گناہ کی ظلمت پھیل جاتی ہے۔ لوگ زندگی کے مقصدِ اصلی سے دور جا پڑتے ہیں اُس وقت اللہ تعالیٰ خود اپنی طرف سے ایمانوں کو تازہ کرنے کے واسطے انتظام کرتا ہے اور مصلح اور مجدد مبعوث کرتا ہے‘‘
(ملفوظات فرمودہ ۱۷ مئی ۱۹۰۸۔ جلد ۵۔ ص ۶۶۴)